بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
لیخرج الذین اٰمنوا و عملوا الصلحت من الظلمت الی

امیر و مبلغ انچارج :- شیخ مبارک احمد
ایڈیٹر : عبدالرشید یحیٰی

النور

جماعتِ احمدیہ امریکہ کا ترجمان

مئی ۱۹۸۷ء

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ مارچ ۱۹۸۷ء

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ السجدہ کی آیات ۱۷ اور ۱۸ کی تلاوت فرمائی اور تقویٰ کے مضمون پر نہایت ہی بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضور نے بتایا کہ تقویٰ کا دینِ حق سے اتنا گہرا تعلق ہے کہ دینِ حق تقویٰ اور تقویٰ دینِ حق ایک ہی چیز کے دو نام ہیں اسی لئے قرآن کریم اور حدیث میں اوّل و آخر اس شدت کے ساتھ زور دیا گیا ہے کہ روحانی زندگی کا خلاصہ تقویٰ کو قرار دیا ہے اور بتایا کہ مسلم عالمی برادری جس پر دینِ حق زور دیتا ہے وہ بھی تقویٰ کے ذریعہ ہی وجود میں آسکتی ہے۔ ہر مومن اور ہر مسلم کے درمیان ایک ہی چیز ہے جو قدرِ مشترک ہو سکتی ہے اور وہ تقویٰ ہے۔ اور اگر تقویٰ کا رنگ انسانی زندگی کے ہر پہلو پر غالب آ جائے تو ہر دیکھنے والا ایسے متقیوں کو اپنے سے ایک الگ قوم دیکھے گا اور دوسرے رنگ و نسل کے امتیاز ہیں وہ تقویٰ کے رنگ کے نیچے دب کر بالکل مٹتے چلے جائیں گے اور ایک ایسی قوم وجود میں آئے گی جیسی قوم دُنیا نے پہلے نہ دیکھی ہوگی۔

حضور نے فرمایا: جماعتِ احمدیہ کا تقویٰ ہے جو اُسے ساری دُنیا کے سامنے ایک قوم کی طرح پیش کر رہا ہے لیکن اس کی طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے اور اس میں بہت سے خلا ہیں جن کو پُر کرنے کی ضرورت ہے اور ابھی ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ تقویٰ کا رنگ ہماری ہر ادا پر غالب آگیا ہے

The **Ahmadiyya Gazette** and **Annoor** are published under the supervision of Maulana Sheikh Mubarak Ahmad, Amir & Missionary Incharge, USA, for the **Ahmadiyya Movement in Islam, Inc.**, 2141 Leroy Place, N.W., Washington, DC, 20008 [Ph: (202) 232-3737]
Printed at the Fazl-i-Umar Press and distributed from Athens, OH 45701

Ahmadiyya Movement in Islam, Inc.
P.O. BOX 338
ATHENS, OHIO 45701

Non Profit Org.
U.S. POSTAGE
PAID
ATHENS OHIO
PERMIT NO. 143

کیونکہ جب یہ رنگ کسی جماعت پر غالب آجائے تو اُس جماعت کا دُنیا پر غالب آجانا ایک لازمی امر ہوتا ہے۔ اس کا ایک طبعی نتیجہ ہے۔ آپ یہ واقعہ رُونما کرلیں کہ جماعتِ احمدیہ کی ہر ادا پر تقویٰ غالب آجائے تو آسمان اور زمین اِس بات پر گواہ ہوجائیں گے کہ آپ لازماً ساری دُنیا پر غالب آجائیں گے کوئی دُنیا کی طاقت آپ کو روک نہیں سکتی اور یہ غلبہ ہے کہ جو حقیقی غلبہ ہے اور معنی رکھتا ہے۔ یہ وہ غلبہ ہے جو دُنیا کی بھلائی اور اس کی بہبود کے لئے ضروری ہے۔

حضور نے بڑی تفصیل کے ساتھ تقویٰ کے معنوں اور اس کے حصول کے ذرائع کو بیان فرمایا اور بتایا کہ تقویٰ کی دو ہی جڑیں ہیں ایک اللہ کی محبت اور ایک اللہ کا خوف۔ تقویٰ کی اعلیٰ قسم اللہ تعالیٰ کی محبّت میں پیوستہ ہوتی ہے اور اس کی ثانوی قسم اللہ تعالیٰ کے خوف میں پیوستہ ہوتی ہے۔ اور جو قسم محبّت سے پیوستہ ہوتی ہے جب وہ نشوونما پاتی ہے تو اُسی سے خوف کی جڑ بھی نکلتی ہے۔ اور جو تقویٰ کی جڑ خوف میں پیوستہ ہوتی ہے وہ جب حقیقی معنوں میں نشوونما پاتی ہے تو اُسی سے ایک محبّت کی جڑ بھی نکلتی ہے اور پھر تقویٰ کا مضمون مکمل ہوجاتا ہے لیکن حقیقی اور نہایت اعلیٰ پائے کا تقویٰ وہی ہے جس کا آغاز محبّت سے ہؤا ہو اور قرآن کریم بھی اس تقویٰ کو سب سے اعلیٰ درجہ کا قرار دیتا ہے۔ یہ محبّت کیسے پیدا ہو جو درحقیقت تقویٰ کا ہی دوسرا نام ہے اس کا سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ کسی سچے محبّت کرنے والے کی زبان میں خدا کا ذکر کیا جائے اور اس کی پیروی کی جائے اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے زیادہ اللہ کا عاشق تو کوئی دُنیا میں سوچا ہی نہیں جاسکتا اور پھر ذکر بھی آپ کی زبان سے ہو خدا کا، جو عام باتوں کے علاوہ فصاحت و بلاغت میں قرآن کے بعد سب سے بلند مقام رکھنے والے تھے۔ اس سے لازماً بے اختیار دل میں اللہ تعالیٰ کی محبّت پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح خوف کا مضمون بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زبان ہی سے سُننے میں حقیقی علم کا خوف اور احساس پیدا ہوتا ہے۔

اِس ضمن میں حضورِ انور نے احادیثِ نبویہ بیان فرمائیں جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خدا تعالیٰ کے جلال اور جمال اور اس کی رحمت و بخشش کا ذکر کیا ہے اور آخر میں فرمایا کہ: پس اگر تقویٰ سیکھنا ہے تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سیکھیں اور تقویٰ کی سب سے اعلیٰ اور سب سے زیادہ حسین صورت وہی صورت ہے جو محبّتِ الٰہی کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ گویا محبّتِ الٰہی اور تقویٰ ایک ہی چیز کے دو نام بن جاتے ہیں۔

پھر فرمایا: مَیں چاہتا ہوں کہ سَو سالہ جشن سے پہلے پہلے جماعت تقویٰ سے ایسی حسین اور مزیّن ہوچکی ہو کہ سجی ہوئی دلہن کی طرح جو اپنے حُسن کے عروج پر ہو اور پھر سجائی گئی ہو۔ اسی طرح اگلی صدی میں داخل ہو رہی ہو۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔